Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۲ آنے

یوم پنجشنبہ — ۱۰ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ — ۲۷ اخاء ۱۳۳۴ھش — ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۵ء — نمبر ۲۵۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

"طبیعت کل سے اچھی ہے"

ربوہ ۲۶ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

"طبیعت کل سے اچھی ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؎

مراکش کے پاشا الغلوئی نے سابق سلطان سدی محمد بن یوسف کی حمایت کا اعلان کر دیا

"اہل مراکش کو دلی طور پر متحد کرنے کا یہی طریقہ ہے کہ سابق سلطان کو تخت پر بحال کر دیا جائے"

رباط ۲۶ اکتوبر۔ مراکش کے مشہور قبائلی سردار پاشا الغلوئی نے مطالبہ کیا ہے کہ سابق سلطان سدی محمد بن یوسف کو پھر تخت پر بحال کر دیا جائے۔ پاشا الغلوئی نے آج سے دو سال پہلے سابق سلطان کی برطرفی اور جلاوطنی کے حق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ اور وہ سلطان مولائے بن عرفہ کے بہت بڑے حامی تھے۔ الغلوئی کے رویہ میں اچانک تبدیلی نے بم کا سا کام کیا ہے۔ کیونکہ اہل مراکش کی بھاری اکثریت پہلے ہی سلطان سدی محمد بن یوسف کی حامی ہے۔ اور ان کو دوبارہ برسراقتدار دیکھنا چاہتی ہے۔ الغلوئی کے بڑے لڑکے نے کل مراکش کے نامزد وزیراعظم فاطمی بن سلیمان سے ملاقات کی اور انہیں سلطان سدی محمد بن یوسف کو تخت پر بحال کرنے کی حمایت کا یقین دلایا۔ اور الغلوئی کی طرف سے کہا کہ اہل مراکش کو دلی اور روحانی طور پر متحد کرنے کا یہی طریقہ ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی طرف سے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے

— ایک ہزار روپے کا عطیہ —

دوائیں اور کپڑے بھی ارسال کئے جا رہے ہیں

کراچی ۲۵ اکتوبر (بذریعہ تار) قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کراچی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ سیلاب زدگان میں ریلیف کا کام کرنے کے لئے مجلس کراچی کی طرف سے پہلی قسط کے طور پر ایک ہزار روپے کی رقم بذریعہ تار ارسال کی گئی ہے اس کے علاوہ سیلاب زدگان میں تقسیم کرنے کے لئے کپڑے اور دوائیں بھی بھجوائی جا رہی ہیں ؎ —— بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ ناظم صاحب خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ ...

سیدہ اُم مظفر صاحبہ کی علالت

احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں

لاہور ۲۵ اکتوبر (بذریعہ تار) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ سیدہ اُم مظفر صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ اور کوئی افاقہ نہیں ہے۔ احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ اکتوبر۔ مکرم خان بہادر غلام محمد صاحب آف گلگت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں کافی عرصہ سے صاحب فراش ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

— مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس گزشتہ کئی روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ آپ کو شوگر کی شکایت کے علاوہ گزشتہ چار پانچ ماہ سے گھٹنوں میں درد ہے۔ اور بواسیر کا بھی عارضہ ہے۔ نیز آپ کی اہلیہ صاحبہ اور بچے بھی بعارضہ بخار وپیچش بیمار ہیں۔ آپ کے خسر مکرم خواجہ عبید اللہ صاحب کو بھی پیچش کی شکایت ہے۔ احباب کرام مکرم شمس صاحب اور آپ کے اہل وعیال اور مکرم خواجہ عبید اللہ صاحب کی شفائے کامل وعاجل کے لئے دعا فرمائیں ؎

۳۶ گھنٹوں میں سولہ انچ بارش

ڈھاکہ ۲۵ اکتوبر۔ گزشتہ ۳۶ گھنٹوں میں چاٹگام میں ۱۶ انچ اور کوکس بازار میں ۹ انچ بارش ہو چکی ہے۔ مشرقی بنگال کے متعدد علاقوں میں کل سے شدید بارش ہو رہی ہے۔ ماہرین موسمیات کی اطلاع کے مطابق اگلے ۲۴ گھنٹوں میں تیز بارش کا امکان ہے ؎

اسرائیل کی جارحانہ روش کے خلاف

شامی اخبارات کا انتباہ

دمشق ۲۶ اکتوبر۔ یہاں کے شامی اخبارات نے خبردار کیا ہے کہ پچھلے دنوں شام اور اسرائیل کی سرحد پر جو جھڑپیں ہوتی رہی ہیں۔ ان سے ایسی جنگ شروع ہو سکتی ہے۔ کہ جس کی لپیٹ میں مغربی طاقتیں بھی آ جائیں گی۔ مصر نے شام کو یقین دلایا ہے۔ کہ وہ اسرائیل کی جارحانہ سرگرمیوں کے خلاف شام کی پوری مدد کرنے کے لئے تیار ہے ؎

* کراچی سیلاب زدگان کی امداد کے لئے کپڑے اور دوائیاں ۲۵ اکتوبر کو کراچی سے ربوہ روانہ بھی ہو گئے ہیں۔ نیز مجلس کراچی کی طرف سے ایک ہزار روپے کا عطیہ جو بذریعہ تار ارسال کیا گیا تھا مجلس مرکزیہ کو موصول ہو گیا ہے

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مغربی پاکستان اسمبلی کے انتخابات

وسط نومبر تک مکمل ہو جائیں گے

پشاور ۲۶ اکتوبر۔ مغربی پاکستان کے وزیر اعلےٰ ڈاکٹر خان صاحب نے بتایا ہے کہ صوبائی مجلس قانون ساز کے انتخابات اگلے ماہ کے وسط تک ختم ہو جائیں گے۔ وزیر اعلےٰ نے اس امر کا انکشاف لاہور سے کل یہاں پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران کیا ڈاکٹر خان صاحب نے مغربی پاکستان کی نئی تنظیم میں ٹھوس کام، باہمی اتحاد اور وحدت فکر وعمل کی ضرورت پر بھی زور دیا۔

دعاوی کی تحقیقات کے لئے عنقریب

ایک ادارہ قائم کیا جائیگا

راولپنڈی ۲۵ اکتوبر۔ مرکزی وزیر مہاجرین سردار امیر اعظم خاں نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت پاکستان مسلمانوں کی ہندوستان میں چھوڑی ہوئی املاک کی تحقیقات کے لئے عنقریب ایک ادارہ قائم کر دے گی۔ آپ نے بتایا کہ یہ ادارہ ۳۱ اکتوبر سے کام شروع کر دے گا۔ وزیر مہاجرین نے اس امر کا انکشاف مہاجرین کے ایک وفد سے ملاقات کے دوران کیا۔ آپ نے وفد کو یقین دلایا کہ اس بات کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے کہ اس ماہ کے آخر تک متروکہ املاک کے سلسلہ میں جو دعاوی موصول ہوئے ہیں ان کی جانچ پڑتال کا کام جلد شروع کر دیا جائے گا۔

عراق نے امریکی پیشکش قبول کر لی

بغداد ۲۶ اکتوبر۔ حکومت عراق نے پُرامن مقاصد کے تحت ایٹمی قوت کی ترقی کے لئے امریکی پیشکش قبول کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے عنقریب دونوں حکومتوں میں گفت وشنید شروع ہو جائے گی

ایڈیٹر: روشن دین تنویر، بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۵ء

سیلاب اور امدادی کام

پچھلے سال [illegible] وغیرہ مقامات پر بارش کی وجہ سے جو نقصانات ہوئے تھے۔ اور غرباء کو جو تکالیف پیش آئی تھیں۔ ان کے تدارک کے لئے خدام الاحمدیہ نے لاہور میں جو خدمات ادا کی تھیں۔ اور غرباء کے مکانات چند دنوں میں۔ از سر نو تعمیر کر دیئے تھے۔ جس کے لئے ربوہ سے خاص طور پر معماروں کی ایک جماعت بھیجی گئی۔ اور خود سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بہ نفس نفیس دورہ کر کے جماعت احمدیہ لاہور اور ربوہ کی امدادی جماعت کا کام ملاحظہ فرمایا تھا۔ وہ کام خدا کے فضل سے نہ صرف اس لحاظ سے شاندار تھا کہ غرباء کو بروقت امداد بہم پہنچی۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی مثالی ثابت ہوا ہے۔ کہ موجودہ سیلاب میں جماعت احمدیہ کے علاوہ بعض دیگر سیاسی اور مذہبی جماعتوں نے بھی مصیبت زدگان کی امداد کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ اور اپنی اپنی وسعت کے مطابق کام کر رہی ہیں۔

اس دفعہ بھی جیسا کہ ان مختصر رپورٹوں سے جو مختلف مقامات پر جماعتی جدوجہد کے متعلق الفضل میں شائع ہوئی ہیں واضح ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ اپنی بساط سے بڑھ کر امدادی کام سرانجام دے رہی ہے۔ اور حکومت کے سربرآوردہ ارکان خدام الاحمدیہ کی خدمات کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں۔ اور تعریف کر رہے ہیں۔

خدام الاحمدیہ نے نہ صرف لاہور۔ شیخوپورہ اور سیالکوٹ میں قابل تعریف کام کیا ہے۔ اور اب تک کر رہے ہیں۔ بلکہ دیگر سیلاب زدہ مقامات پر بھی قابل قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جن کی مختصر روئیداد الفضل میں شائع ہوتی رہتی ہے۔ تاکہ نہ صرف جماعت احمدیہ کو زیادہ سے زیادہ خدمات کی تحریص ہو۔ بلکہ دوسری جماعتیں بھی متاثر ہو کر ایسی مصیبت کے وقت میں اپنے ہم وطنوں کی امداد کے لئے آگے آئیں۔

اس دفعہ سیلاب نے جو جان و مال کے نقصانات کئے ہیں۔ وہ اتنے زیادہ ہیں۔ کہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان کا اندازہ لگانا بھی ممکن نہیں۔ اور سیلاب زدہ علاقہ میں کوئی متنفس ہی ہوگا جو متاثر نہ ہوا ہو۔ اس لئے اس امر کی سخت ضرورت ہے۔ کہ پاکستان کی حکومت سیاسی اور دینی جماعتیں اور افراد ان نقصانات کی تلافی کے لئے جہاں تک ممکن ہو۔ خدمات سرانجام دیں۔

ہم جہاں خدام الاحمدیہ کے سابق کام کی تعریف کرتے ہیں۔ وہاں جماعتوں کی توجہ اس طرف بھی مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ خواہش ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ اپنے اس انسانی فرض کی ادائیگی میں ذرا بھر کوتاہی نہ کریں۔ اور پورے زور اور ہمت کے ساتھ سیلاب زدہ علاقوں میں مصیبت زدگان کی ہر طرح امداد کریں۔ بے شک اس کام میں روپیہ کی بھی بڑی ضرورت ہے۔ لیکن زیادہ ضرورت آدمیوں کی ہے۔ ایسے آدمیوں کی جو ان تھک ہوں۔ اور دن رات کام کریں۔ خاص طور پر پیشہ ور احباب جو تعمیر وغیرہ میں مدد دیں۔ اور ڈاکٹروں کی خدمات کی بھی اس وقت بڑی ضرورت ہے۔ وہ آگے آئیں۔ اور اپنے بھائیوں کی حتی الوسع امداد کریں۔

نظارت علیا کی طرف سے اور نائب صدر خدام الاحمدیہ کی طرف سے جو خدمات پیش کرنے کے متعلق الفضل میں اعلانات ہو رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ جماعتیں ان کا جواب عمل سے دیں گی۔ اور غرباء کے لئے گرم اور دوسرے کپڑوں کے لئے جو اپیل کی گئی ہے۔ اس کی طرف بھی پوری توجہ دیں گی۔ جماعت کے صاحب استطاعت احباب کو چاہیئے کہ وہ خدام الاحمدیہ کو اس کام میں روپیہ پیسہ کی تنگی نہ محسوس ہونے دیں۔ خیرات کا اس سے بڑا موقع کوئی نہیں ہے

آخر میں مگر نہایت اہم بات جو ہم کہنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ یہ سیلاب یقیناً ہماری ان نافرمانیوں کی وجہ سے آئے ہیں۔ جو ہم اللہ تعالیٰ کی کر رہے ہیں۔ اس لئے جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پہلے سے بھی زیادہ خشوع و خضوع سے دعائیں کریں۔ کہ وہ اپنے بندوں کو صراط مستقیم کی طرف خود رہنمائی کرے۔ اور انہیں توفیق عطا کرے۔ کہ وہ ان آفات سے سبق حاصل کریں۔ اور توبہ کریں۔ تاکہ یہ عذاب ہم سے ٹل جائیں۔ آمین۔

اہلِ علم حضرات کے جھگڑے

مغربی اور مشرقی پاکستان ابھی تک سیلابات کی تباہ کاریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ وطن کے ہزاروں لاکھوں انسان بے خانماں اور برباد ہو چکے ہیں۔ اور خانہ بدوشوں کی سی زندگیاں بسر کر رہے ہیں۔ چاہیئے تھا کہ یہ صدمہ نہ صرف عوام کو بلکہ ہمارے اہل علم حضرات کو بھی خواب سے بیدار کر دیتا۔ اور وہ سب کچھ بھول کر سیلاب کی تباہیوں کی تلافی میں اپنا جان و مال اور وقتِ عزیز صرف کر دیتے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ بعض لوگ ان آفات سے بالکل متاثر نہیں ہوئے۔ اور وہ اپنے تخریبی اور مخاصمانہ اشغال میں مشغول ہیں ذیل میں روزنامہ "نوائے وقت" کے نامہ نگار کا ایک "تاثر" درج کیا جاتا ہے۔ جس سے معلوم ہوگا۔ کہ ہمارے اہل علم حضرات خود بھی کن اشغال میں مصروف رہنا چاہتے ہیں۔ اور عوام کو بھی کن باتوں میں مصروف رکھنے کی کوشش فرما رہے ہیں۔ فھوھذا:۔

"اوقاف کمیٹی سرحد کی نگرانی میں جب سے ضلع مردان کے لئے خطیب کا عہدہ مولانا محمد شعیب صاحب سابق صدر مسلم لیگ سرحد کے سپرد کیا گیا ہے۔ ضلع کی جمیعۃ العلماء اور دیگر مذہبی اداروں میں بڑا جوش و خروش پایا جاتا ہے۔ چونکہ مولانا صاحب کو ہر طرح کی سیاسی و مذہبی سوجھ بوجھ ہے۔ اس لئے وہ پوری جانفشانی سے اس منصب سے عہدہ برآ ہو رہے ہیں۔ اب چند دوسرے علماء کرام اس منصب پر قابض ہونے کے لئے میدان میں کود پڑے ہیں۔ اور کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ یہ منصب موجودہ خطیب سے چھین کر ان کے قبضہ میں آ جائے۔ اس سے بحث نہیں کہ اس منصب کے لئے کون صاحب موزوں ہیں۔ افسوس اس امر کا ہے۔ کہ امامت جو اسلام میں سب سے بڑا مقدس منصب تھا۔ علمائے کرام نے اسے کس منزل پر لا کر کھڑا کر دیا ہے۔ خطابت کے لئے ضلع کے بڑے بڑے علماء کرام ایسی ایسی حرکتوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ کہ عام مسلمان انہیں دیکھ کر الامان پکار اٹھتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ایک گروہ نے چند دستخط لے کر اسے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو پیش کر دیئے ہیں۔ دوسری طرف ضلع کے جمیعۃ العلماء نے اپنے ایک فوری اجلاس میں دوسری تجاویز کے علاوہ یہ قرارداد بھی متفقہ طور پر منظور کر دی ہے۔ کہ مولانا محمد شعیب اس عہدے کے لئے موزوں نہیں۔ اب دونوں جانب سے زور آزمائی کی خوب تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اتحاد عمل "تنظیم" کی جگہ پھوٹ۔ بے عملی اور بدنظمی کا یہ سماں آج کل ضلع کے علماء کرام کے ہاتھوں مردان میں شروع ہونے والا ہے۔ اس لئے حکام ضلع نے ان لوگوں کو خاموش نہ کیا۔ تو یہ جھگڑا ہمیشہ چلتا رہے گا۔ کیونکہ ہر خطیب کے تقرر پر دوسرے اصحاب اس کے خلاف احتجاج شروع کر دیں گے"

(روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

ہم کو اس سے غرض نہیں۔ کہ کونسے عالم اس عہدہ کے زیادہ حقدار ہیں۔ سوال صرف یہ ہے۔ کہ جب ایسے عہدوں کے لئے ہمارے اہل علم حضرات جو چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان کے اقتدار حکومت پر ان کا قبضہ ہو جائے۔ ذرا ذرا سی بات کے لئے باہم دست و گریباں ہونے کے لئے تل جاتے ہیں۔ تو اگر خدانخواستہ ملک کے نظم و نسق میں انہیں عمل دخل ہو جائے۔ تو یہ کیا قیامت برپا نہیں کریں گے؟

یہ درست ہے۔ کہ پاکستان میں ہی نہیں بلکہ دوسرے اسلامی ممالک میں بھی سیاسی جھگڑے اکثر ذاتیاتی تفوق کے لئے جنگ و دو کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اگر اقتدار ہمارے ان اہل علم حضرات کے ہاتھ آ جائے۔ تو یہ جھگڑے کیا اور بھی تلخ تر نہیں ہو جائیں گے۔

خریداران الفرقان کیلئے اطلاع

الفرقان کا خاص شمارہ یعنی قرآنی آئین نمبر جملہ خریداران کے نام بذریعہ ڈاک بھیجا جا چکا ہے۔ اگر کسی دوست کو ۳۱ اکتوبر تک نہ ملے۔ تو وہ مہربانی کر کے نومبر کے پہلے ہفتہ میں ایک اطلاعی کارڈ بھیج کر دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں۔ اس کے بعد رسالہ قیمتاً بارہ آنے میں مل سکے گا۔ (مینیجر الفرقان ربوہ)

کلرک کی ضرورت

دفتر رسالہ الفرقان کے لئے ایک کلرک کی ضرورت ہے۔ تین گھنٹے روزانہ تک وقت دے سکنے والے دوست بھی کام کر سکتے ہیں۔ معاوضہ حسب حالات کم و بیش ہو سکتا ہے۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ روزنامہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کے مبارک اجتماع میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احباب جماعت سے خطاب

قاتلانہ حملہ کی تفصیلات اور خدائے قادر و برتر کا ایک زندہ نشان

کل کا بچہ آج بوڑھا ہو رہا ہے مگر احمدیت اپنی جوانی کی طرف بڑھ رہی ہے

یہ زمین و آسمان کے خدا کا لگایا ہوا پودہ ہے جو بڑھے گا اور ترقی کرتا ہوا آسمان تک پہونچے گا۔

(قسط پنجم)

یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پر نظر ثانی نہیں فرما سکے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل

مجھ پر حملہ کے واقعات

اب میں اس سال کا وہ واقعہ بیان کرتا ہوں جس کی وجہ سے میری صحت پر بھی اثر پڑا ہے۔ اور جس کی وجہ سے جماعت کے اندر بھی ایک گھبراہٹ اور تشویش پیدا ہوئی۔ اور انہوں نے کہا کہ حفاظت کے انتظام کے لئے خاص چندہ مقرر کیا جائے۔ تاکہ ساری جماعتیں اس میں شریک ہو سکیں۔ یہ چندہ بھی جیسا کہ عام چندے کی رقم یا وصیت کی رقوم آتی ہیں۔ اور جیسا کہ سمجھا گیا تھا کہ آمدن ہوگی اس طرح اس کی وصولی نہیں ہو رہی۔ بلکہ ہمارا جو اندازہ تھا۔ اس کا قریباً تیسرا یا چوتھا حصہ وصول ہو رہا ہے۔ یوں تو جماعت میں سے بعض کہنے والے ایسے موقعوں پر کہہ دیتے ہیں۔ کہ ان کو ملامت ہے اُن کو ملامت ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جب تک سارے لوگ اپنے فرض کو ادا نہ کریں۔ محض دوسروں کو ملامت کرنے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ ربوہ والوں کو تو رات دن کچھ نہ کچھ کام ایسے موقعوں پر کرنا ہی پڑتا ہے وہ پہرے بھی دیتے ہیں۔ اور پھر وہ دوسرے بھی کئی کام کرتے ہیں۔ باہر کی جماعتوں نے تو اس کو صرف اپنے چندہ سے ہی پورا کرنا ہوتا ہے۔ اور پھر ربوہ والے بھی اسی طرح چندہ دیتے ہیں۔ لیکن اگر جماعت کے اندر یہ ہو۔ کہ ریزولیوشن تو یہ ہوں کہ مر جائیں گے۔ اور یوں کر دیں گے۔ لیکن عملاً آ کر کمزوری دکھائیں۔ تو یہ دشمن کے لئے ہنسی کا موجب بن جاتا ہے یہ واقعہ جس طرح ہوا میں اسے آپ دوستوں کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ کیونکہ اس حملہ کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے کہ آپ لوگ میرے سامنے آئے ہیں:۔

دشمن نے تو اپنی طرف سے ختم کر دیا تھا۔ لیکن کہتے ہیں "جسکو خدا رکھے اس کو کون چکھے"۔

مارچ (۱۹۵۴ء) کی دس تاریخ کا واقعہ ہے۔ کہ میں عصر کی نماز پڑھنے کے لئے گیا۔ نماز پڑھ کے جس وقت میں باہر نکلنے لگا۔ اور دروازہ کے پاس پہونچا۔ یہ میں نہیں کہہ سکتا کہ میرا ایک پیر باہر آ گیا تھا یا نہیں آیا تھا۔ مگر بہرحال میں دروازہ کی دہلیز کے پاس کھڑا تھا۔ کہ پیچھے سے کسی شخص نے مجھ پر حملہ کیا۔ وہ حملہ اس شدت سے تھا۔ اور ایسا اچانک تھا۔ اور پھر چونکہ وہ حملہ سر کے پاس کیا گیا تھا۔ یکدم میرے حواس پر اس کا اثر پڑا۔ اور مجھے یہ نہیں محسوس ہوا۔ کہ کیا ہوا ہے۔ مجھے یہ معلوم ہوا کہ جیسے کوئی بڑا پتھر یا دیوار آ گری ہے۔ اور اس پتھر یا دیوار کی وجہ سے میرے حواس مختل سے ہو گئے ہیں۔ اس وقت میں اپنے ذہن میں یہ نہیں سمجھتا تھا کہ زلزلہ آ گیا ہے۔ یا کیا ہوا ہے بس مجھے یہ سمجھ آتی تھی کہ کوئی بڑی سل میری گردن پر آ کے پڑی ہے۔ لیکن ایک حس شعوری ہوتی ہے۔ اور ایک غیر شعوری ہوتی ہے۔ غیر شعوری حس کے ماتحت میں نے اس جگہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ جس جگہ پر چوٹ تھی۔ پھر مجھے اتنا یاد ہے کہ مجھے یہ دھندلا کا سا معلوم ہوا کہ میں گر رہا ہوں۔ اور مجھے کوئی شخص سہارا دے رہا ہے۔ چنانچہ جو پہرہ دار تھا۔ اس نے مجھے گرتے ہوئے دیکھ کر۔ یہ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس کو پتہ لگ گیا تھا کہ کسی نے حملہ کیا ہے۔ یا اسکو بھی نہیں پتہ تھا۔ بہرحال اس نے یہ دیکھ کر یہ گر رہے ہیں۔ وہ میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے اپنا سینہ لگا کے ہاتھ سے مجھے سنبھال لیا۔ اس وقت مجھے یہ یاد ہے کہ مجھے یوں معلوم ہوا جیسے اس کے کان پر کوئی زخم ہے۔ اور میں یہ سمجھنے لگا کہ شائد وہی پتھر یا سل جو گری ہے وہ اسکو بھی لگی ہے۔ اور اسی کی وجہ سے اسے یہاں زخم آیا ہے۔ اس اثر کے بعد اس نے مجھے سہارا دے کر باہر کھینچا یا میں دھکے میں باہر آ گیا۔ بہرحال مجھے یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ جو پتھر گرا ہے اس کے دھکے کی رَو میں نکل کے باہر آ گیا ہوں۔ مسجد کے آگے جو دو تین سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں ان کے اوپر دھکے کے زور میں یا اس کے کھینچنے سے (شائد اس نے مجھے بچانا چاہا) میرا ایک پیر دیوار کے پرے چلا گیا۔ اور ایک ادھر رہ گیا۔ وہ حالت ایسی تھی کہ اگر اس وقت وہ شخص دوبارہ حملہ کرتا۔ تو میں وہاں سے ہل بھی نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ اس دھکے میں ایک دیوار میری لاتوں کے درمیان تھی۔ اور ایک ٹانگ نیچے اتری ہوئی تھی۔ اور ایک ٹانگ سیڑھیوں کے اوپر تھی۔ خیر اتنے میں کچھ لوگ اندر سے باہر نکل آئے۔ اور انہوں نے کھینچ کر مجھے باہر کیا۔ مگر میں ابھی تک اسی احساس کے نیچے تھا کہ شائد کوئی پتھر گرا ہے یا دیوار گری ہے۔ یا خبر نہیں کیا ہوا ہے مگر یہ مجھے محسوس ہوتا تھا۔ کہ ہاتھ میں نے چوٹ کی جگہ پر رکھا ہوا ہے۔ مجھے نہیں پتہ لگتا تھا۔ کہ میں نے ہاتھ کیوں رکھا ہوا ہے۔ اتنے میں اندر سے دوسرے دروازہ میں سے کچھ نمازی نکل کے باہر آ گئے۔ اور وہ میرے سامنے کھڑے ہو گئے۔ ابھی تک کوئی چیز مجھے پوری نظر نہیں آتی تھی۔ ان کے چہرے بھی دھندلے نظر آ رہے تھے

بہرحال مولوی ابوالعطاء صاحب مجھے نظر آئے تو میں نے کہا مولوی صاحب ہوا کیا؟ یعنے میں ابھی یہ سمجھ ہی نہیں رہا تھا کہ مجھ پر حملہ ہوا ہے۔ بلکہ میں یہ سمجھتا تھا۔ کہ کوئی پتھر گرا ہے یا زلزلہ آ گیا ہے۔ یا معلوم نہیں کیا بات ہوئی ہے۔ اور میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ کیا ہوا ہے۔ یہ دیوار اتفاقاً گر گئی ہے۔ یا زلزلہ آیا ہے یا کیا ہوا ہے۔ اس پر انہوں نے اور بعض دوسرے ساتھیوں نے کہا کہ آپ پر کسی شخص نے حملہ کیا ہے۔ میں نے کہا اچھا مجھ پر حملہ کیا گیا ہے۔ اس وقت مجھے یہ احساس ہوا کہ شائد میں نے اپنا ہاتھ زخم پر رکھا ہوا ہے۔ چنانچہ میں نے جب ہاتھ دیکھا۔ تو سارا ہاتھ خون سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے کہا اوہو اس میں سے تو خون نکل رہا ہے۔ انہوں نے کہا اپنے کپڑوں کو دیکھئے۔ میں نے کپڑے دیکھے تو کوٹ اور صدری اور نیچے کرتہ اور پاجامہ یہ سارے کے سارے خون سے بھرے ہوئے تھے۔ اور زمین پر بھی اچھا خاصا تالاب بنا ہوا تھا جیسے خون بہا ہوتا ہے۔ جب مجھ پر یہ حقیقت کھلی۔ تو میں نے کہا مجھے سہارا دیکر گھر پہنچا دو۔ چنانچہ وہ سہارا دے کر مجھے گھر لے آئے۔ میں نے کہا ڈاکٹر کی طرف آدمی بھیجو تاکہ وہ آئیں اور ٹانکہ وغیرہ لگائیں خون بہتا چلا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر کی طرف آدمی دوڑ گیا ہے۔ بہرحال میں وہاں آ کے بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر میں ڈاکٹر پہنچ گئے۔ جن میں منور احمد میرا لڑکا بھی تھا۔ قدرتی طور پر اپنی نرمی محبت بھی ہوتی ہے اور پھر میرا بیٹا بھی تھا۔ بہرحال وہ گھبرائے ہوئے مگر انہوں نے اتنی احتیاط کی کہ اوزاروں کو اچھی طرح سٹرلائز کر کے یعنے جراثیم کو دور کی طرح مار کر کام شروع کیا۔ لیکن میرے احساس کی غلطی اندر سے زخم کی صفائی نہیں کی۔ اور باہر سے ٹانکے لگا دیئے

انفاقاً کسی کو گھر میں خیال آیا اور اس نے لاہور میں میرے لڑکے مرزا ناصر احمد کو فون کر دیا کہ اس طرح حملہ ہوا ہے۔ مرزا ناصر احمد نے مرزا مظفر احمد کو بتایا جو میرا داماد بھی ہے اور بھتیجا بھی ہے۔ انہوں نے اپنے طور پر (ہم نے تو نہیں کہا تھا اور نہ ہمیں خیال تھا) ایک ڈاکٹر کو کہا کہ تم وہاں چلو اور چل کر دیکھو ڈاکٹر امیر الدین صاحب جو لاہور کے سرجن ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میڈیکل کالج کے یونیورسٹی کے امتحانات ہو رہے ہیں۔ اور کل میں نے لڑکوں کا امتحان لینا ہے اس لئے میں نہیں جا سکتا۔ پھر انہوں نے ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب سے کہا اور وہ ان کو لے کر آ گئے۔ ان کے ساتھ بعض دوسرے ڈاکٹر بھی آ گئے۔ مثلاً ڈاکٹر مسعود صاحب پہنچ گئے ڈاکٹر محمود اختر صاحب جو قاضی فیملی میں سے ہیں (مسعود احمد صاحب بھی قاضی فیملی میں سے ہی ہیں) وہ بھی پہنچ گئے۔ یہ میو ہسپتال میں کلوروفارم دینے پر افسر مقرر ہیں۔ ڈاکٹر یعقوب صاحب غالباً ان سے پہلے آ چکے تھے۔ اور وہ گر بھی گئے تھے شیخ بشیر احمد صاحب ڈاکٹر صاحب اور چوہدری اسد اللہ خان صاحب لاہور سے آ رہے تھے۔ گھبراہٹ میں انہوں نے شاید موٹر تیز چلوا دیا۔ تو موٹر گر گیا۔ جس کی وجہ سے یہ سارے زخمی ہوئے اور قریباً ہر ایک کی ہڈیوں کو ضرب پہنچی۔ کسی کی کہنی کی ہڈی ٹوٹی اور کسی کی سینے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ بہرحال ڈاکٹروں نے زخم کو دیکھا۔ اور انہوں نے کہا کہ ہمارے نزدیک تو اس کا پھر اپریشن کرنا پڑے گا۔ میں نے کہا مجھے اتنی کوفت ہو چکی ہے۔ اور اب رات کے ایک بجے کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اگر آپ صبح تک انتظار کر سکیں تو کیا حرج ہے وہ گئے کہ اچھا مشورہ کر کے بتاتے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد ڈاکٹر مسعود صاحب میرے پاس آئے۔ اور انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب کہتے ہیں کہ گردن پر ورم ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اندر خون جاری ہے۔ اور کوئی رگ پھٹی ہوئی ہے۔ اسلئے صبح تک انتظار کرنا خطرناک ہے۔ اگر اور انتظار کیا گیا۔ تو خون میں زہر پیدا ہو جائے گا۔ اور نہیں ضروری ہے کہ اپریشن ابھی ہونا چاہیئے۔ چاہے رات کے وقت تکلیف ہی ہو گی لیکن اپریشن ضرور کرنا پڑے گا چنانچہ میں راضی ہو گیا۔ کہنے لگے بے ہوش کیا جائے میں نے کہا مجھے بیہوش نہ کریں یونہی اپریشن کر دیں خدا تعالےٰ توفیق دے دے گا۔ اور میں اس کو برداشت کر دوں گا۔ چنانچہ ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب آئے اور خواب آور ٹیکہ لگوا دیا۔ سوا ایک گھنٹہ بارہ منٹ تک انہوں نے اپریشن کیا۔ صفائی کی اور خون کے لوتھڑے نکالے انہوں نے بعد میں بتایا کہ حملہ سے ایک بڑا عضلہ کٹ گیا ہے درمیانی سائز کی خون کی رگیں کٹ گئی ہیں اور سوا دو انچ گہرا اور سوا دو انچ لمبا حصہ عضلات کا کٹ گیا ہے۔ بہرحال کوئی ایک گھنٹہ بارہ منٹ کام کرنے کے بعد وہ فارغ ہوئے اور صبح چلے گئے۔ دوسرے دن گردن وغیرہ کی درد کی تکلیف رہی۔ اور چونکہ میں گردن کو ہلا نہیں سکتا تھا۔ اس لئے ایک تکیہ ایسا بنا دیا گیا۔ جس کے بیچ میں شگاف کر دیا گیا تاکہ زخم کی جگہ تکیہ پر نہ لگے بہرحال آجکل حفظانِ صحت کے جو قوانین مقرر ہیں۔ ان کے لحاظ سے ایک عرصہ مقررہ کے اندر اللہ تعالےٰ نے آرام دے دیا۔ پورا آرام تو کوئی بائیس تئیس دن میں آیا۔ لیکن زخم کے ٹانکے شاید آٹھویں یا دسویں دن کھول دئے گئے۔

خون کے متعلق بھی دوستوں نے بتایا کہ جہاں تک آپ آئے ہیں۔ وہاں تمام جگہ پر جیسے خون کے چھیچھڑے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسی طرح اچھے خاصے چھیچھڑے بنے ہوئے تھے۔

وہ لباس جس پر خون لگا ہوا ہے ہم نے اب تک رکھا ہوا ہے۔ وہ بھی خدا تعالےٰ کے نشانوں کی صداقت کا ایک ثبوت ہے حکومت کی طرف سے ان دنوں بڑی ہمدردی کا اظہار ہوا۔ خود گورنر صاحب کی طرف سے بھی ہمدردی کی گئی وزیر اعظم صاحب کی طرف سے ایک دفعہ وزیر آئے اور پھر انہوں نے خود بھی فون کر کے بات کی۔ اسی طرح کمشنر صاحب بھی آئے۔ ڈی آئی جی بھی آئے۔ ڈپٹی کمشنر بھی آئے سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی آئے لیکن حکومتِ ضلع کی معلوم یہی ہوتی تھی کہ اس معاملہ کو رفع دفع کر دیا جائے چنانچہ ایک موقع پر ایک بالا افسر نے اس خیال کا اظہار بھی کیا ایسے مقدمات میں پولیس کی طرف سے عموماً عدالت میں کپڑے بھی پیش کئے جاتے ہیں وہ بھی ایک شہادت ہوتے ہیں کہ دیکھو یہ خون سے لتھڑے ہوئے ہیں۔ اور ان سے پتہ لگ جاتا ہے کہ زخم کس حد تک تھا مگر ہم سے پولیس نے پہلے تو کپڑے مانگے۔ لیکن جب پیشی کا وقت آیا تو باوجود ان کو ہلا کے بھیجنے کے کہ کپڑے منگوا لیں انہوں نے نہیں منگوائے اور گو اب یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ کپڑے سے موقت پیش ہوتے ہیں جب ان کے اندر سے زخم لگے۔ میں تو قانون دان نہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ اگر یہ ہے تو پہلے ان کا آدمی کپڑے مانگنے کیوں آیا تھا؟ اسی طرح وہ چادر جس میں کہا جاتا ہے کہ ملزم چاقو چھپا کر بیٹھا تھا۔ وہ بھی پولیس نے پیش نہیں کی۔ یہ قانون ہے (شاید بعض لوگ نہیں جانتے ہونگے) کہ ایسے فوجداری مقدمات میں گورنمنٹ مدعی ہوتی ہے۔ خود مضروب کا کوئی حق نہیں ہوتا کہ وہ بیچ میں بولے یا بلوا سکے۔ بہرحال وہ چادر بھی نہیں پیش کی گئی جس کی وجہ سے مجسٹریٹ نے احمدی گواہوں پر شبہ کا اظہار کیا اور لکھا کہ اگر کوئی چادر تھی تو وہ پیش کیوں نہیں کی گئی۔ حالانکہ چادر پیش کرنا نہ کرنا پولیس کا کام تھا۔ ہمارے اختیار میں یہ بات نہ تھی۔

اس دوران میں ڈاکٹر کئی دفعہ آتے رہے۔ انہی دنوں اس حملہ کے نتیجہ میں یہ بھی ہوا کہ مجھے عارضی طور پر ذیابیطس کی شکایت ہو گئی۔ ڈاکٹر پیشاب ٹیسٹ کرتے رہتے تھے تاکہ کوئی خرابی ہو۔ تو پتہ لگ جائے۔ ایک دن جو پیشاب ٹیسٹ کروایا تو معلوم ہوا کہ اس کے اندر شکر آتی ہے۔ مگر ڈاکٹروں نے کہا۔ ابھی آٹھ دس دن تک آپ نہ گھبرائیں۔ اگر تو یہ تکلیف زخم کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اور ایسا ہو جاتا ہے۔ تو آٹھ دس دن کے بعد ہٹ جائے گی۔ اور اگر زخم کی وجہ سے نہ ہوئی۔ تو ہم علاج کا فکر کریں گے اتنی دیر تک علاج کے فکر کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اس بارہ دن کے بعد یہ تکلیف خدا تعالےٰ کے فضل سے ہٹ گئی اور پتہ لگ گیا کہ یہ صرف زخم کی شدت کی وجہ سے تھی۔ خود اصل بیماری نہیں تھی اس کے بعد انہوں نے مجھے کہا کہ یہ زخم کی تکلیف آپ کو چھ مہینے تک چلے گی پہلے تین مہینوں میں تو آپ کو زخم کا آرام معلوم ہونا شروع ہو گا۔ لیکن تین مہینے کے بعد یہ تکلیف بڑھنی شروع جائے گی اور وہ نروز (Nerves) جو کٹ گئی ہیں۔ وہ اندر کسی جگہ پر اپنی جگہ بنائیگا اور کسی دوسرے نرو سے جوڑنے کی کوشش کرے گا۔ جب وہ اس طرف کو چلے گا۔ تو اس سے آپ کو گھبراہٹ ہو گی اور یوں معلوم ہو گا کہ اندر کوئی چیز حرکت کرتی ہے۔ غرض مجھے انہوں نے پہلے سے کہہ دیا تھا۔ مگر اتفاقی کی بات ہے بعض دفعہ تشویش مقدر ہوتی ہے۔ قریباً چھ مہینے تک جو انہوں نے وقفہ بتایا تھا۔ اس میں مجھے کوئی خاص تکلیف نہیں ہوئی۔ صرف چھوٹی چھوٹی حرکت ہوتی تھی۔ لیکن چھٹے ماہ کے آخر میں اس قدر شدید تکلیف شروع ہوئی کہ بعض دفعہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی مینڈک اندر کود رہا ہے۔ اور چھلانگیں مارتا ہوا آگے جا رہا ہے۔ اور باوجود جاننے کے گھبراہٹ پیدا ہو جاتی۔ ڈاکٹروں سے پوچھا گیا۔ کہ یہ کیا بات ہے۔ تو کراچی کے سرجن نے کہا کہ یہ تکلیف اس سے پہلے ہونی چاہیئے تھی۔ اور اب تک آرام آ جانا چاہیئے تھا۔ مگر ممکن ہے۔ بڑی عمر کی وجہ سے اندمال کا وقت پیچھے ہو گیا ہو۔ اسلئے ایک ماہ تک انتظار کریں اگر طبعی عارضہ ہوا۔ تو یہ تکلیف ہٹ جائے گی۔ ورنہ پھر غور کیا جائیگا کہ اس نئی تکلیف کا نیا سبب کیا ہے۔ پھر لاہور آ کر سرجن کو دکھایا گیا۔ اور وہاں کے ڈاکٹر نے بھی یہی رائے ظاہر کی بہرحال دو مہینے یہ تکلیف جاری رہی۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ کے فضل سے دب گئی۔ اب مجھے سر کے اس حصہ میں نسبتاً حس بھی محسوس ہوتی ہے۔ اور گردن کو ٹیڑھا کرنے سے جو پہلے یکدم جھٹکا سا محسوس ہوتا تھا۔ وہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے کسی نے سر میں ہتھوڑا مارا ہے۔ وہ حالت بھی جاتی رہی ہے اور وہ جو اندر کوئی چیز زور سے حرکت کرتی معلوم ہوتی تھی۔ جیسے کوئی جانور کود رہا ہے یا ناچ رہا ہے۔ وہ بھی جاتی رہی ہے بہرحال اب ایسی حالت ہے کہ اکثر اوقات میں سمجھتا ہوں۔ کہ مجھے کوئی بیماری نہیں ہے گو کبھی کبھی کوئی وقت ایسا بھی آ جاتا ہے جب مجھے احساس ہوتا ہے کہ شاید کوئی بیماری ہو۔

بہرحال یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ ایک بلا آئی۔ بڑی شکل میں آئی۔ بہت بڑی شکل میں آئی۔ اور پھر چلی گئی۔ اصل میں تمام امور انجام کے لحاظ سے دیکھے جاتے ہیں اللہ تعالےٰ نے انجام اچھا کر دیا۔ مجھے کئی دفعہ خیال آیا ہے کہ یوں تو ہم فصدیں کرواتے نہیں۔ ممکن ہے خدا تعالےٰ کے نزدیک خون نکلنا اچھا ہو اس نے یہ ذریعہ پیدا کر دیا کہ چلو انہوں نے فصدیں نہیں نکلوائیں ہم اس طرح ہی فاسد خون نکال دیتے ہیں۔

مگر میں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ جو بھی واقعہ ہوا حملہ کرنے والے کی نیّت بہرحال مجھے مارنے کی تھی۔ خود عدالت میں اس نے اقرار کیا ہے کہ میں اسی نیّت سے آیا تھا کہ ان کو ماروں مگر یہ سیدھی بات ہے کہ جس نے بھی مجھے مارنا چاہا تھا اس نے مجھے نہیں مارنا چاہا تھا بلکہ اپنے خیال میں احمدیت کو مارنا چاہا تھا اور یہ چیز ایسی ہے جس کے متعلق میرا مذہبی فرض ہے کہ میں دنیا کو بتا دوں کہ احمدیت کا میری زندگی سے کوئی تعلق نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہوئے تو دنیا نے یہ سمجھا تھا کہ احمدیت ختم ہو گئی۔ مگر پھر احمدیت اس سے بھی آگے نکل گئی۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو انہوں نے سمجھا۔ بس یہ بڈھا ان میں ایک عقلمند تھا اب یہ ختم ہیں۔ پھر جب میں خلیفہ ہوا تو لوگوں نے کہا ایک بچّے کے ہاتھ میں خلافت آ گئی ہے۔ مگر وہ بچّہ آج بوڑھا ہے اور احمدیت آج جوانی کی طرف جا رہی ہے نہ اس کے بچپن نے احمدیت کو نقصان پہنچایا۔ اور نہ اس کا بڑھاپا احمدیت کو کوئی نقصان پہنچائیگا دنیا کتنی بھی کوشش کرے احمدیت کا پودا بڑھے گا۔ بڑھتا جائے گا۔ ترقی کرتا جائے گا۔ آسمان تک جا پہنچیگا یہانتک کہ زمین اور آسمان کو پھر اسی طرح ملا دے گا۔ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا تھا۔

دیکھو ہمارے ہاں فارسی کی ایک ضرب المثل مشہور ہے کہ ؎

خدا شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

یعنی خدا تعالےٰ بعض دفعہ کوئی شر پیدا کرتا ہے لیکن اس میں ہمارے لئے خیر مقصود ہوتی ہے اب دیکھو یہ واقعہ گذرا تو ظاہر میں اس وقت ہم بھی گھبرائے۔ بیمار تو تکلیف پاتا ہی ہے اس کو آخر دکھ پہنچتا ہے۔ باقی جماعت کو بھی ایک صدمہ پہنچا۔ لیکن یہ کتنا بڑا نشان ہے کہ جس وقت میں خلیفہ ہوا اور لوگوں نے حضرت صاحب کے الہام ٹٹولے تو ان میں سے ایک الہام "فضلِ عمر" بھی انہوں نے پیش کرنا شروع کیا کہ دیکھو یہ دوسرے خلیفہ ہوئے ہیں اور ان کے لئے الہام ہے "فضلِ عمر"۔ پیغامیوں نے اس پر خوب ہنسی اڑائی کہ لوجی یہ "فضلِ عمر" بن گئے ہیں۔

اب مرجو تمہارا خلیفہ بننے کا سوال تھا یہ تو تمہارے ہاتھ کا ایک فعل تھا۔ بے شک قرآن یہی کہتا ہے کہ میں خلیفہ بناتا ہوں مگر ہوتا تو آدمیوں کے ہاتھ سے ہے اور جو چیز آدمیوں کے ہاتھ سے ہوا کی جاتی ہے وہ کوئی دلیل لوگوں کے سامنے نہیں ہوتی۔ تم یہ کہتے کہ دیکھو حضرت صاحب نے کہا تھا۔ "فضلِ عمرؓ" اور یہ دوسرے خلیفہ بن گئے تو بڑی کھینچ تان کے بعد دلیلیں نکالنی پڑتیں۔ کہ اب تک زندہ رہنے کی کونسی صورت تھی۔ اور کون اس پر یقین رکھ سکتا تھا۔ یہ ذرا پیچیدہ باتیں ہیں۔ دشمن کا سیدھا جواب یہ تھا۔ کہ تم نے ان کو دوسرا خلیفہ بنا دیا۔ اب لگے ہو الہام چسپان کرنے۔ تم نے آپ خلیفہ بنایا ہے۔ لیکن یہ چیز خدا تعالیٰ نے ایسی پیدا کی جو تمہارے ہاتھوں سے نہیں ہوئی، تمہارے مخالف کے ہاتھوں سے ہوئی۔ (۱) جس دن مجھ پر حملہ کیا گیا۔ اسی دن حضرت عمرؓ پر حملہ کیا گیا تھا یعنی بدھ کے دن (۲) جس طرح ایک غیر عقیدہ شخص نے حضرت عمرؓ پر حملہ کیا تھا اسی طرح ایک غیر عقیدہ شخص نے مجھ پر حملہ کیا (۳) جس طرح مسجد میں حضرت عمرؓ پر حملہ کیا گیا تھا۔ اسی طرح مسجد میں مجھ پر حملہ کیا گیا۔ (۴) جس طرح نماز کے وقت میں حضرت عمرؓ پر حملہ کیا گیا تھا۔ اسی طرح نماز کے وقت میں مجھ پر حملہ کیا گیا۔ (۵) جس طرح پیچھے سے آ کر دشمن نے حضرت عمرؓ پر حملہ کیا تھا۔ اسی طرح پیچھے سے آ کر مجھ پر حملہ کیا گیا۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ ان پر صبح کے وقت حملہ ہوا۔ اور مجھ پر عصر کے وقت حملہ ہوا۔ لیکن جو قرآن شریف کی تفسیریں پڑھنے والا ہے۔ وہ جانتا ہے۔ کہ قرآن شریف میں جو صلوٰۃ الوسطیٰ کا لفظ آتا ہے۔ اس کے متعلق مفسرین نے یہی لکھا ہے۔ کہ اس سے یا عصر کی نماز مراد ہے۔ یا صبح کی۔ گویا صبح اور عصر کو وہ ایک نام میں شریک قرار دیتے ہیں۔ پس وہ ساری مشابہتیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حملہ کے ساتھ تھیں وہ ساری کی ساری اللہ تعالےٰ نے اس جگہ ملا دیں۔ اور پھر "فضل عمرؓ" کہہ کر یہ بھی بتا دیا۔ کہ ہم اس کے ساتھ حضرت عمرؓ سے بڑھ کر معاملہ کریں گے۔ یعنی حضرت عمرؓ اس حملہ کے نتیجہ میں شہید ہو گئے تھے۔ لیکن یہ پیدا ہونے والا لڑکا اس حملہ کے باوجود بچ جائے گا۔ اور زندہ رہے گا۔

اب دیکھو یہ تو ہمارے اور تمہارے اختیار کی بات نہیں تھی۔ تم یہ نہیں کر سکتے تھے۔ کہ کسی شخص کو کہو کہ تو جا کر حملہ کر۔ تاکہ عمرؓ کے ساتھ مشابہت پوری ہو جائے۔ یہ کام صرف دشمن کے ہاتھ سے ہو سکتا تھا۔ چنانچہ جو واقعات ہوئے۔ ان کو دیکھ کر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ہمارے آدمیوں کو اس وقت ہو کیا گیا تھا۔ مثلاً وہ آتا ہے۔ تو ہمارے آدمی اس کو پناہ بھی دیتے ہیں۔ اس کو بٹھاتے بھی ہیں۔ اس کی خاطریں بھی کرتے ہیں۔ اور کسی کو یہ خیال نہیں آتا کہ ہم تحقیق تو کریں یہ ہے کون۔ قادیان میں یہ قاعدہ تھا۔ کہ اجنبی آدمی کو نماز کے وقت پہلی دو صفوں میں نہیں بیٹھنے دیتے تھے۔ اور جماعت کے مختلف محلوں کے دوست ہر روز آ کے پہرہ دیتے تھے۔ یہاں آ کر ان کو بڑا اطمینان ہو گیا۔ کہ اب کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں۔ اور پھر وہ شخص اپنے اقرار کے مطابق آ کے پہلی صف میں بیٹھا۔ اور کسی نے نہیں پوچھا۔ کہ میاں تم اجنبی آدمی ہو۔ تم پہلی سطر میں کیوں بیٹھے ہو۔ بلکہ عجیب بات تو یہ ہے۔ کہ مجھ سے عدالت نے پوچھا۔ کہ کیا آپ نے اس لڑکے کو دیکھا تھا۔ میں نے کہا۔ میں نے تو نہیں دیکھا تھا۔ بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا منشاء تھا۔ کہ وہ نظروں پر پردہ ڈال دے۔ ورنہ عموماً انسان کی نظر اٹھ جاتی ہے۔ اور وہ دیکھ لیتا ہے۔ مگر میں نے یہی کہا۔ کہ میں نے تو دیکھا نہیں۔ یہ مانتا ہے اور دوسرے لوگ کہتے ہیں۔ ورنہ میں نے اس کو نہیں دیکھا۔ تو یہ ساری چیزیں ایسی تھیں۔ جو ہمارے اختیار کی نہیں تھیں۔ یہ کسی نمبر کی تدبیر کے ساتھ تعلق رکھتی تھیں۔ اور یا پھر خدا کی تدبیریں تھیں بہرحال ان ساری تدبیروں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ سے میری مشابہت اس وقت ثابت کر دی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پیشگوئی بھی پوری ہو گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے متعلق فرمایا تھا کہ میں نے دیکھا محمود آیا اور اس کے تمام کپڑوں پر۔ کرتے پر اور صدری وغیرہ پر اور پاجامے پر خون پڑا ہوا ہے۔

یہ خواب کتنے عرصہ کی ہے، میں چھوٹا تھا اور میری گیارہ بارہ سال کی عمر تھی۔ جب انہوں نے یہ خواب دیکھی۔ اور میری پینسٹھ سال کی عمر میں آ کے یہ خواب پوری ہوئی۔ یہ کتنا بڑا بھاری نشان ہے۔ پھر انہی دنوں میں میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں انکوائری کمیشن کی جگہ پر ہوں۔ وہ جگہ اس لئے دکھائی گئی تھی۔ کہ اس کے نتیجہ میں لوگوں کے جوش کی وجہ سے بعض باتیں پیدا ہوئیں۔ بہرحال میں نے دیکھا کہ میں انکوائری کمیشن کے ہال میں ہوں۔ اور میرے پیچھے سے کسی شخص نے آ کر مجھ پر حملہ کیا ہے۔ اور میں گر گیا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس کے ساتھ کوئی اور آدمی بھی ہے۔ کہتے ہیں واللہ اعلم کہاں تک ٹھیک ہے۔ کہ کوئی شخص اس وقت مسجد سے بھاگا تھا۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ کوئی اور شخص بھی اس امید میں بیٹھا ہوا تھا۔ بہرحال وہ رؤیا میں نے دوستوں کو سنا دی تھی۔ اور پھر اسی طرح ہوا۔ کہ پیچھے سے ایک شخص نے حملہ کیا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے حفاظت فرمائی۔

(باقی)

تاجروں اور صناعوں کیلئے مرکز میں کام کرنے کا نادر موقعہ

ربوہ میں صنعتوں وغیرہ کے متعلق پہلے یہ طریق تھا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کوشش کرتی تھی۔ کہ صنعتوں میں اپنا حصہ رکھے۔ لیکن اب اگر مخلص احمدی صناع یہاں کوئی صنعت شروع کرنا چاہیں۔ تو ان کو اس کی اجازت دی جائے گی۔ بشرطیکہ وہ اپنی صنعت میں نیک آدمی بطور لیبر لگائیں۔ جو اچھے شہری ہوں۔

اس سلسلہ میں صدر انجمن احمدیہ مناسب سہولتیں بھی بہم پہنچائے گی۔ مثلاً کارخانہ کی عمارت وغیرہ کے لئے زمین ربوہ کی قیمتوں کے لحاظ سے نسبتاً سستے داموں دیگی۔ خواہشمند احباب جلد درخواستیں بھجوائیں۔ بلکہ مخلص احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ اس طرف فوری توجہ کریں۔ تاکہ ربوہ کی آبادی کی صورت پیدا ہو۔ خصوصاً کپڑا بننے والے لوگ اور مستری جو لیتھوں (Lathe) وغیرہ کا کام کرتے ہیں۔ جلد توجہ کریں۔ یہ ثواب کا ثواب ہے اور فائدہ کا فائدہ۔ قادیان میں جن لوگوں نے کارخانے جاری کئے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بہت کچھ فائدہ اٹھایا تھا۔

(قائم مقام ناظر امور عامہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ فوری توجہ کریں!

اپنے علاقہ کے صناعوں کو ربوہ میں آباد ہونے کی تحریک کرکے جلد رپورٹ بھجوائیں

قبل ازیں بذریعہ الفضل جملہ قائدین کو ہدایت کی جاچکی ہے کہ وہ اپنے علاقہ کے صناعوں کی ایک مکمل فہرست معہ مکمل کوائف تیار کرکے دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ میں بھجوادیں اور انہیں تحریک کریں کہ وہ اپنی گھریلو صنعتیں ربوہ میں شروع کریں۔ اب دوبارہ اس بارہ میں تاکید کی جاتی ہے کہ فہرستیں جلد تر بھجوائیں اور کاریگروں کو بار بار تحریک کریں کہ وہ ربوہ میں آکر نظارت امور عامہ سے اجازت حاصل کرکے اپنا کام شروع کریں۔ اس مقصد کے لئے مرکزی طور پر انہیں انشاء اللہ تعالیٰ ممکن سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ یہ کام نہایت اہم اور ضروری ہے اس طرف فوری توجہ کی جائے۔

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ایک ضروری تعلیم — نجات یافتہ کون ہے؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں کہ جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ اور کوئی رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۸ و ۲۹)

احباب جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کو عزت دیں تا آسمان پر عزت پائیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھیں تا خدائی نور کو حاصل کریں اور اخروی نجات کے وارث ہوں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ہمارا جلسہ سالانہ

ہمارا جلسہ سالانہ بہت قریب آرہا ہے۔ احباب جماعت اس جلسہ سالانہ سے قبل اخبار الفضل کی اشاعت کم از کم پانچ ہزار تک ضرور پہنچا دیں۔ یہ کوئی ایسا کام نہیں جو احباب جماعت کے لئے کوئی خاص بوجھ کا باعث بن سکتا ہو۔ صرف احباب کی توجہ کی ضرورت ہے۔ اخبار الفضل کی ضرورت تمام احباب پر واضح ہے۔

(قائمقام مینیجر الفضل ربوہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) میرے گھر کے سات افراد بوجہ بخار بیمار ہیں۔ مجھے خود بھی دردگردہ کی تکلیف اور بخار ہے۔ نیز گذشتہ چار روز سے گلہ بھی بیٹھ گیا ہے جس کی وجہ سے بات کرنے سے بھی معذور ہوں۔ احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ میرے لئے اور میرے اہل وعیال کے لئے دعا صحت فرمائیں۔ عبدالرحمٰن احمدی ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

(۲) میری اہلیہ چند مہینوں سے مختلف عوارض میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت اور صحابہ کرام کی خدمت میں مؤدبانہ التجا ہے کہ براہ مہربانی وہ دعاؤں میں اسے بھی یاد رکھیں۔
مرزا عبدالحمید کارکن نظارت بیت المال ربوہ

(۳) عزیز عبدالمجید خاں کارکن دفتر دعوۃ و تبلیغ بعارضہ بخار قریباً دس روز سے بیمار ہے۔ دو تین دن اس کی حالت بہت خراب رہی ہے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے قدرے افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (منظور احمد خاں ربوہ)

(۴) تمام بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ خاکسار کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں (سعید احمد جاوید بیلا سندہ)

(۵) میرے ابا جان ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں مرض کا پتہ نہیں چلتا نیز میں خود بھی کچھ بیمار ہوں۔ احباب کرام ہر دو کی صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں سیدہ نعیمہ فہیم دار التجلید اردو بازار لاہور

(۶) حکیم ملک بشیر احمد صاحب آف نبول حال باڈہ سندھ ایک فوجداری مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ اب ان کی اپیل سندھ چیف کورٹ کراچی میں دائر ہے حکیم صاحب کی حالت نہایت قابل رحم ہے۔ ان کی اہلیہ اور چھوٹے چھوٹے بچے نہایت کس مپرسی کی حالت میں ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان التزام سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت انکو باعزت بری فرمائے اور ہر حال میں ان کے اہل وعیال کا حامی و ناصر ہو آمین (صاحبزادہ محمد طیب لطیف سرائے نورنگ حال ربوہ)

احباب ربوہ کی تربیت کیلئے انتظام

نظارت تعلیم و تربیت نے احباب ربوہ کی تربیت کے لئے یہ انتظام کیا ہے کہ ربوہ کے تمام حلقہ جات کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر حصہ حلقہ جات میں ایک ایک انسپکٹر تعلیم و تربیت کی ڈیوٹی لگائی ہے تاکہ وہ ہر حلقہ کے احباب کی نمازوں اور اخلاق وغیرہ کی نگرانی کریں۔ ذیل میں احباب کی اطلاع کے لئے اسم گرامی انسپکٹر اور حلقہ جات کا نقشہ دیا جاتا ہے۔ عہدیداران اور احباب ربوہ سے نظارت ہذا امید کرتی ہے کہ وہ انسپکٹران سے پورے طور پر تعاون کرنے میں ممد ہوں گے۔ نقشہ حسب ذیل ہے۔

انسپکٹر تعلیم و تربیت کا نام	حلقہ جات ربوہ جن میں کام کرنا ہے
(۱) مولوی برکت اللہ محمود صاحب	(۱) دارالرحمت غربی متصل آرہ (۲) زیر تعمیر مسجد (۳) مسجد متصل اسٹیشن (۴) دارالرحمت شرقی (۵) دارالبرکات غربی (۶) مسجد تعلیم الاسلام ہائی سکول (۷) بورڈنگ تعلیم الاسلام کالج (۸) حلقہ دارالنصر
(۲) مولوی نصیر احمد صاحب ناصر	(۱) دارالصدر شرقی (۲) دارالصدر وسطی (۳) دارالصدر غربی (۴) دارالصدر حلقہ ج (۵) دفتر خدام الاحمدیہ (۶) گول بازار۔ (۷) دارالیمن غربی۔ (۸)، دارالیمن شرقی

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے ہاں مؤرخہ ۲۰ اکتوبر بروز جمعرات دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام خدا تعالیٰ کے حضور نومولود کے نیک خادم دین بننے اور صحت کے ساتھ درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر رشید احمد ارشد محلہ امام یعقوب شہر سیالکوٹ

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ کریں!

جیسا کہ الفضل میں اعلان شائع ہو چکا ہے سالانہ اجتماع چند دنوں کے لئے ملتوی کیا گیا ہے معین تاریخوں کا جلد اعلان کر دیا جائے گا

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اجتماع نہیں ہوگا اور آپ اجتماع کے چندہ کی ترسیل میں سستی کریں بلکہ اس کے جملہ انتظامات جاری ہیں جس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ لہٰذا جملہ مجالس خدام الاحمدیہ اس طرف توجہ فرمائیں۔ اور چندہ سالانہ اجتماع سو فیصدی جلد تر پورا کر دیں تاکہ مرکز کو انتظامات میں دقت نہ ہو۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے بذریعہ اعلان ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کیلئے مندرجہ ذیل ٹنڈروں کی ضرورت ہے۔ ضرورتمند احباب اپنا اپنا ٹنڈر دے کر ممنون فرمائیں۔ ٹنڈروں کی آخری میعاد ۲۷/۱۱/۵۵ ہوگی۔ نوٹ:۔ یہ ضروری نہ ہوگا کہ کم نرخ والے ٹینڈر کو ہی ٹھیکہ دیا جائے۔

(۱) ٹھیکہ نانبائیاں (۲) ٹھیکہ پیڑے کروائی (۳) ٹھیکہ آٹا گندھائی (۴) ٹھیکہ بہشتیاں (۵) ٹھیکہ روشنی (۶) ٹھیکہ بڑا گوشت (۷) ٹھیکہ چھوٹا گوشت (۸) ٹھیکہ صفائی (۹) ٹھیکہ باورچیان

(افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

کمیونسٹ ممالک میں مخبری کا جال

جبر و تشدد اور فریب دہی سے بھی گریز نہیں کیا جاتا

کمیونزٹ ممالک میں مرد عورتوں اور بچوں کی ذہنیت کیونکر مسخ ہو جاتی ہے۔ اور وہ تنخواہ دار یا بے تنخواہ مخبر کیسے بن جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں مستند واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔ جن میں بتایا گیا ہے کہ روس کے طفیلی ملک بلغاریہ کی خفیہ پولیس کے لئے مخبر کس طرح بھرتی کئے جاتے ہیں۔

"بلغاریہ کی خفیہ پولیس (ڈی۔ایس) بالواسطہ بھی مخبر بھرتی کرتی ہے۔ اور براہ راست بھی براہ راست طریقہ بہت سیدھا سادھا ہے یعنی پولیس کا جبر و تشدد۔ اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے کہ منتخب امیدوار کو جھوٹے سچے الزامات میں پکڑ لیا جاتا ہے۔ اسے اتنا پیٹا جاتا ہے کہ بالآخر اسے جھوٹے الزامات قبول کرنے پڑتے ہیں۔ سزائے موت کا حکم سنا دیا جاتا ہے اور پھر اس کے بعد یہ شرط اس کے سامنے رکھی جاتی ہے کہ اگر "جمہور کے دشمنوں" کی جاسوسی سے وہ اپنے جرم کا کفارہ ادا کرنے پر تیار ہو۔ تو اس کی جان بخشی ہو جائے گی جب وہ رضامند ہو جاتا ہے۔ تو اسے ایک خفیہ بیان پر دستخط کرنے پڑتے ہیں۔ اور وہ عمر بھر کے لئے خفیہ پولیس کا آلہ کار بن جاتا ہے۔ پھر اسے بس چند سال جیل یا بیگاری کیمپ میں گزارنے پڑتے ہیں۔ جہاں وہ دوسرے قیدیوں کی مخبری کرتا ہے اس کے بعد اسے ترقی مل جاتی ہے۔ اور وہ "آزاد جاسوس" بن جاتا ہے یا خود کسی شہر میں بھیج دیا جاتا ہے۔ جہاں اسے کوئی نہیں جانتا اور وہاں وہ مخبری کا کام شروع کر دیتا ہے۔

ایک دوسرا طریق کار سابقہ حکومت کے عہدیداروں فوجی افسروں اور اس قسم کے دوسرے لوگوں کے سلسلے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ان امکانی امیدواروں کا پہلے تو خفیہ پولیس میں مخبر بھرتی کرنے والے بہت قریب سے مطالعہ کرتے ہیں کہ ان میں سے کون کمزور کردار رکھتے ہیں یا بیماری سے اٹھنے کے بعد ذہنی افسردگی میں مبتلا ہیں۔ یا دفتر میں کوئی رشوت کھا بیٹھے ہیں۔ اس قسم کے لوگ خفیہ پولیس کی دعوت تعاون کو شاذ و نادر ہی رد کرتے ہیں۔ اور ایک مرتبہ فہرست پر نام آگیا۔ تو بس ہمیشہ کے لئے اسیر ہو گئے"

طالب علم

تیسری قسم میں طلباء ہوتے ہیں۔ اور وہ سب سے زیادہ رحم کے مستحق ہیں۔ ذہین طلباء تو یہ چاہتے ہیں کہ کالج میں جاکر خاص تربیت حاصل کر سکیں لیکن بلغاریہ میں آج نام کو ایسا طالبعلم نہیں نہیں ملے گا۔ جس نے خفیہ پولیس کی کوئی نہ کوئی خدمت انجام نہ دی ہو۔ کیوں؟ اسلئے کہ اعلیٰ تعلیم پانے کا راستہ ہی یہ ہے

بلغاریہ کی کمیونزٹ حکومت میں کم و بیش ۸۰ فیصد طلباء سرکاری رقوم پاتے ہیں۔ لیکن ڈی ایس کے احکامات جاری ہونے پر وہ ذلیل کئے جا سکتے ہیں کسی دیانتدار نوجوان کے لئے جس کو سیاست سے دور کا بھی واسطہ نہ ہو بلغاریہ کی کسی یونیورسٹی کے دروازے کھلے ہوئے نہیں ہوتے۔ اس کی خاطر طالب علم کو کسی نہ کسی شکل میں خفیہ پولیس سے اپنی روح کا سودا کرنا پڑتا ہے۔

۱۹۵۲ء میں چند طلباء نے اس سے انکار کیا تھا۔ اور وہ فوراً یونیورسٹی سے نکال دیئے گئے۔ یونیورسٹی کے طلباء کے ذمہ یہ کام ہوتا ہے کہ فیکلٹی کے بارے میں اور ساتھی طلباء کے بارے میں خفیہ اطلاعات پہنچائیں۔ اور جن افراد کے ہمراہ وہ بڑے ہوئے ہیں۔ ان کی خبریں بھی دیں۔

بہت سے طلباء نے کالج پہنچنے کے لئے تعاون کا وعدہ کیا اور پھر مکر گئے۔ کمیونسٹوں نے یہ پسند نہیں کیا کہ وہ زیادہ طلباء کو خارج کر کے خواہ مخواہ لوگوں کو چوکنا کریں۔ انہوں نے ایک نیا قانون جاری کر دیا۔ کہ اعلیٰ تعلیمی اداروں کے لئے امیدواروں کی سفارش پارٹی کے زیر نگرانی پیشہ وروں یا مزدوروں کے اداروں کی طرف سے ہونی چاہیئے۔ اس کے بعد امیدواروں کو پہلے تو ایک غیر معین آزمائشی مدت تک ان اداروں سے وابستہ رہنا چاہیئے۔ اور پھر یونیورسٹی میں داخلے سے پہلے امتحان پاس کرنے چاہئیں اس طریقے سے پارٹی کو اور ڈی ایس کے نمائندوں کو ایسے تمام امیدواروں کا پتہ لگ جاتا ہے۔ جو تعاون کرنا نہیں چاہتے

لیکن کمیونسٹوں کا انتہائی وحشیانہ اور مجرمانہ نظام وہ ہے۔ جس کے تحت بچوں کو یہاں تک کہ بہت کم سن بچوں کو بھی مخبری کے لئے بھرتی کرنے میں طفیلی ممالک کے لاکھوں بچے بڑی معصومیت سے اپنے ماں باپ کی سراغرسانی کر رہے ہیں (۲) اور غریبوں کو یہ احساس بھی نہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں

آج ابتدائی سکولوں کے استاد تک پارٹی اور پولیس سے گٹھ جوڑ رکھتے ہیں اور دوسرے طفیلی ممالک کے استادوں کی اکثریت کے بارے میں بھی یہ صحیح ہے ان برسوں میں پرانے دور حکومت والے استادوں کو جو صاحب ضمیر تھے اور جمہوری اصولوں کے حامل تھے ہٹا دیا گیا اور ان کی جگہ کمیونسٹ استاد رکھے گئے۔

چونکہ اساتذہ پارٹی کے افسروں سے یا پولیس کے ایجنٹوں سے جنہوں نے کوئی اور بھیس بدل رکھا ہے احکامات حاصل کرتے ہیں اس لئے بچوں کی بھرتی بہت آسان ہوتی ہے۔ کورمایکی امداد کا یہ ویگنڈا ہوتا ہے یا اور کسی ایسی ہی بات کا۔ بہر صورت یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس "مقدس قومی فرض" کے بارے میں والدین کیا سوچتے ہیں۔ اساتذہ کے احکام کے تحت طلباء کو جو گھر کا کام دیا جاتا ہے وہ یہی معلوم کرنا ہوتا ہے۔

گھر کے کام کے اصلی معنی وہاں یہی ہیں کہ بچوں سے کہا جاتا ہے کہ پارٹی کے موجودہ کاموں کے بارے میں سوالات کریں اور اس پر گفتگو کریں۔ نو دس سال کا بچہ یا اس سے بڑا بچہ بھی ہو تو اس تعریف کے پھندے سے کیونکر بچ سکتا ہے۔ یہ تعریف کہ اس نے بہت اچھی رپورٹ لکھی ہے بہت بڑا لالچ ہے۔ اساتذہ ایسی تمام درخواستوں کو الگ کر لیتے ہیں جن میں والدین کا کمیونسٹوں سے بغض یا اس قسم کی کوئی اور مشکوک روش ظاہر ہوتی ہو انہیں خفیہ پولیس کے پاس بھیج دیا جاتا ہے۔ معصوم بچوں سے ان کے والدین کی دیدہ پوشیدہ باتیں اور جاسوسی کرانا کمیونسٹوں کے مخبر بھرتی کرنے کے تمام طریقوں سے برا طریقہ ہے۔

(نوائے وقت ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

"اسلام اور اشتراکیت ایک دوسرے کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتے"

کل پاکستان مجلس مباحثہ میں مسٹر اشرف الدین چودھری کی تقریر

ڈھاکہ ۲۵ اکتوبر ان دنوں ڈھاکے میں اسلام پر جو مجلس مذاکرہ ہو رہی ہے اس میں مشرقی پاکستان کے وزیر تعلیم مسٹر اشرف الدین چودھری نے مجلس سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ اسلام اور اشتراکیت ایک دوسرے کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ اشتراکی نظریۂ حیات بنیادی طور پر اسلامی اصولوں کا مخالف ہے۔

چودھری صاحب نے مزید کہا کہ اشتراکی کہتے ہیں کہ مذہب عوام کے لئے افیون ہے ان کا یہ بیان انسانی زندگی کی اخلاقی قدروں کی واضح طور پر تکذیب کرتا ہے۔ اسلام کی بنیادی قدروں کے متعلق پاکستان کی پہلی سہ روزہ مجلس مباحثہ میں ۳۰ ممتاز مذہبی رہنما اور علماء شرکت کر رہے ہیں۔

ایک دوسرے مقرر مسٹر مظہر الدین صدیقی نے اشتراکی قیادت کی غیر ہر دلعزیز نوعیت کا ذکر کرتے ہوئے اس امر کی نشاندہی کی کہ آزاد معاشرے میں ہر فرد کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ سیاست میں حصہ لے۔ اسلام فرد کی اس آزادی پر یقین رکھتا ہے لیکن اشتراکیت صرف اقتصادی سلامتی کا وعدہ کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے معاشرے میں ایک فرد نہ صرف اقتصادی سلامتی کا خواہاں ہے بلکہ وہ مملکت کے سیاسی مسائل میں بھی حصہ لینا چاہتا ہے جس کی اشتراکی معاشرے میں اجازت نہیں دی جاتی۔

مسٹر صدیقی نے آخر میں کہا کہ روس کے لوگوں کی کیسی ہی حالت کیوں نہ ہو ایک بات ضرور ہے اور وہ یہ کہ سوویٹ سرزمین سے جمہوریت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا گیا ہے۔

آغا خان کی مستقل رہائش گاہ

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ ڈیلی میل کی ایک اطلاع کے مطابق اسماعیلی رہنما سر آغا خان جنیوا کی جھیل کے قریب ایک پہاڑی پر اپنے لئے مستقل رہائش گاہ تعمیر کر رہے ہیں۔

گزشتہ سال موسم بہار میں جب آپ اپنی اہلیہ کے ہمراہ یہاں تشریف لائے تھے تو آپ نے اس سلسلہ میں گفتگو کی تھی۔ اس کے ساتھ ہی وہ بھارت سے اپنی مستقل سرکاری رہائش گاہ سوئٹزرلینڈ میں منتقل کر دیں گے۔

ربوہ میں ہاکی میچ!

ربوہ ۲۵ کو تعلیم الاسلام کالج اور شاہین ہاکی کلب جڑانوالہ کے درمیان شاندار ہاکی میچ کھیلا گیا۔ تعلیم الاسلام کالج کی ہاکی ٹیم ایک کے مقابل میں دو گولوں سے جیت گئی (سیکرٹری کالج ہاکی ٹیم ربوہ)

سیلاب زدگان کیلئے ترکیہ کی امداد

کراچی ۲۵ اکتوبر۔ ترکیہ کے فضائیہ کے دو طیارے مغربی پاکستان کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے کیمیاوی مرکبات اور ادویہ لے کر کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ اس سامان میں ایک ٹن ڈی۔ ڈی۔ ٹی اور تین ٹن حیاتین اور دوسری ادویہ بھی شامل ہیں۔ یہ سامان ترکیہ کی "ہلال احمر" کی طرف سے بھیجا جا رہا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے ضلع شیخوپورہ میں اپنی امدادی سرگرمیوں کو وسیع و تیز تر کر دیا

ضلع کے مختلف مقامات پر مزید ریلیف کیمپوں کا قیام۔ گرے ہوئے مکانوں کی تعمیر اور وسیع پیمانے پر ادویہ کی تقسیم

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے سیلاب زدگان شیخوپورہ کی امداد کے لئے ضلع کے مختلف مقامات پر اپنے کیمپ قائم کر کے اپنی امدادی سرگرمیوں کو وسیع اور تیز تر کر دیا ہے۔ کیمپ مندرجہ ذیل مقامات پر قائم کئے گئے ہیں:۔ قلعہ ستار شاہ۔ منڈھیالی نارنگ۔ بہچڑ۔ کالا خطائی برہیار۔ مانگٹانوالہ۔ شاہ مسکین۔ دھوکا منڈی اور پکھیالہ ——— خدام نہایت ہی جانفشانی اور خلوص سے خدمتِ خلق کے کام میں مصروف ہیں۔ ذیل میں خدام کی ۲۲۔ ۲۳ اکتوبر کی کارگزاری کی رپورٹ درج ذیل کی جاتی ہے:۔

۲۲ اکتوبر کیمپ نمبر ۱

آج ہماری ایک پارٹی صبح آٹھ بجے دو میل کا سفر پانی اور کیچڑ میں طے کرتے ہوئے موضع کلہ پہنچی۔ وہاں پر چند نادار اور غریب افراد اپنا سیلاب سے گرا ہوا مکان خود تعمیر کر رہے تھے۔ ان کے ساتھ مل کر ہماری پارٹی نے آٹھ فٹ لمبی ڈیڑھ فٹ چوڑی اور دو فٹ اونچی دیوار تعمیر کی۔ اور ایک مکان جس کی چھتیں سیلاب کی وجہ سے زمین پر آ رہی تھیں اور چند شکستہ دیواریں کھنڈرات کا منظر پیش کر رہی تھیں۔ مالک مکان کے کہنے پر ہماری پارٹی نے دوبارہ مکان تعمیر کرنے کے لئے شکستہ دیواروں کو گرا کر ملبہ کو اٹھایا۔ اور مکان تعمیر کرنے کے لئے جگہ کو ہموار کیا۔ اس پارٹی میں محمد اکبر صاحب افضل۔ کریم اللہ صاحب۔ ملک عبدالشکور صاحب سعید اور عبدالمجید صاحب شامل تھے۔ ہماری یہ پارٹی متواتر تین گھنٹے تک نہایت ہی محنت اور کوشش سے اس امدادی کام میں مصروف رہی۔ جس کا گاؤں کے تمام افراد پر نہایت ہی گہرا اثر ہوا۔ اس کے بعد یہ پارٹی تقریباً بارہ بجے اپنے کیمپ میں واپس پہنچی۔ اس کے علاوہ بعض مریضوں میں ادویات تقسیم کی گئیں اور چند مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔

۲۳ اکتوبر کو صبح آٹھ بجے مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر ضلع کے ارشاد کے مطابق ہمارا کیمپ نمبر ۱ قلعہ ستار شاہ منتقل کیا گیا۔ خدام نے تین میل تک پیدل سفر کیا اس کے بعد پیچو کی ملیاں سٹیشن سے ٹرین پر سوار ہو کر قلعہ ستار شاہ پہنچے۔ اور سٹیشن کے قریب ہی اپنا کیمپ قائم کر دیا گیا۔ یہاں سے آٹھ آٹھ نو میل کے علاقے میں ہماری امدادی پارٹیاں۔ ادویات۔ خشک اشیاء خوردنی اور پارچات تقسیم کریں گی۔

کیمپ نمبر ۲ منڈھیالی

کیمپ میں ۶۰ افراد کو خشک اشیائے خوردنی مہیا کی گئیں۔ ۲۰ مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ ۳۰ مریضوں کو طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ کیمپ سے تین میل دور "بھٹیاں والا" گاؤں کے راستے میں تین مردہ مویشی دفن کئے گئے۔ ۱۰۰ مسافروں کو ٹھنڈا پانی پلایا گیا۔ گذشتہ رات جب کیمپ کا لنگر خراب ہو گیا۔ تو تین نوجوان احمد حسین صاحب محمد نواز صاحب مومن اور ظہور الحق صاحب رات کی تاریکی میں آٹھ میل کا فاصلہ طے کر کے نہر اپر چناب کے پل سے گھٹنوں میں پانی ہو کر کندھوں پر اٹھا کر لائے۔ کل مختلف اوقات میں مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے اور مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ نے کیمپ کا معائنہ فرمایا۔ صاحبزادہ میاں منیر احمد صاحب اور حضرت میاں بشیر احمد صاحب بھی لاہور جاتے ہوئے یہاں سے گذرے۔ شام کے قریب مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ تشریف لائے اور کیمپ کا معائنہ فرما کر کیمپ کے آئندہ پروگرام کے متعلق ہدایات دیں اور کام کے متعلق نوجوانوں کی حوصلہ افزائی فرمائی دیہات میں پارچات کی تقسیم کے متعلق بھی ہدایات دیں۔ راولپنڈی سے لاہور کو آنے والی ایک بس عین کیمپ کے سامنے پہنچ کر خراب ہو گئی چنانچہ کیمپ کے نوجوانوں نے اس بس کے مسافروں کو دوسری بس میں سوار ہونے میں مدد دی اور ان کا سامان وغیرہ اٹھا کر دوسری بس پر رکھا اور خراب شدہ بس کے عملہ کی مہمان نوازی کی گئی۔

ہمارے نوجوانوں نے آج دو نہایت خطرناک اور زہریلے سانپ مارے۔ کیمپ میں ادویات کا مزید سٹاک پہنچ گیا ہے اور اب وسیع پیمانے پر خدمت خلق کا کام کیا جا سکے گا۔

کیمپ نمبر ۳ نارنگ

خدام نے اپنی خدمات کو پیش کرنے کے لئے بلدیہ کے اکابرین سے ملاقاتیں کیں۔ ان میں سے نائب تحصیلدار صاحب۔ ویٹرنری ڈاکٹر صاحب اور ریلیف کمیٹی کے ممبران خصوصاً قابل ذکر ہیں ــــ نارنگ کی پارٹی سات خدام پر مشتمل ہے۔ ایک خادم موضع پنڈوری کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے گیا۔ ہمارے ایک ڈسپنسر علاقہ کے ڈسپنسر صاحب کے ساتھ "کوٹلی کھیڑ اور جبیو گا محہ" گئے اور پچاس افراد میں ادویات تقسیم کیں۔

کیمپ نمبر ۴ پکھیالہ

چار خدام پر مشتمل گروپ بشیر احمد صاحب شمس کی قیادت میں پکھیالہ کی طرف ۹ بجے کو بھیجا گیا۔ کالا خطائی سے ہوتا ہوا یہ گروپ پیدل پکھیالہ پہنچا۔ پکھیالہ یہاں سے چودہ میل دور ہے۔ دشوار گذار اور پرخطر راستے کو طے کرتے ہوئے اور کمر تک گہرے پانی کو عبور کر کے رات کے ۹ بجے یہ گروپ منزل مقصود پر پہنچا اور وہاں پر حالات کا جائزہ لیا۔

کیمپ نمبر ۵ برہیار

خدام نے برہیار۔ کوٹلی بریانہ۔ راجپورہ اور پیپا نوالہ کے حالات کا جائزہ لیا۔ ایک ویکسی نیٹر سے تعاون کیا اور سات کنوؤں میں پوٹاشیم ڈالی۔

کیمپ نمبر ۶ بہچڑ

۱۹ اکتوبر کو کھنڈا۔ الدھیکے۔ رچاپنڈ اور بہچڑ کا جائزہ لیا۔ ۲۰ اکتوبر کو ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب انچارج ہسپتال بہچڑ سے ملاقات کی۔ چنانچہ انہوں نے خدام کو ادویات دیں۔ خدام نے بھچر گڑھی میں ۸۷ افراد اور موضع ننگل کلاں میں ۱۵۷ افراد میں ادویات تقسیم کیں۔ ۲۱ اکتوبر کو موضع ننگل خورد میں ۶۸ افراد اور موضع سوداگر پورہ میں ۱۳۵ افراد میں ادویات تقسیم کیں گویا کل ۴۴۷ افراد میں ادویات تقسیم کی گئیں۔ اس پارٹی کے انچارج اقبال احمد صاحب غضنفر تھے۔ ایک گروپ موضع بھٹے وڈ گیا۔ اس گاؤں کو سیلاب کی وجہ سے بہت نقصان پہنچا ہے تمام فصلیں تباہ ہو گئی ہیں مویشیوں کیلئے چارہ نہیں ملتا۔ مکان صرف ¼ حصہ بچے ہیں اور وہ بھی سیلاب سے متاثر ہیں۔ بیماری بہت زیادہ پھیل گئی ہے۔ ملیریا اور ہیضہ خصوصاً زیادہ ہیں۔ مورخہ ۲۲/۱۰/۵۵ یہاں کے ڈسپنسر کو ڈی۔ ایچ۔ او صاحب کی طرف سے آرڈر گیا ہے کہ خدام سے کام لیا جائے اس لئے تمام علاقہ میں خدام ادویات کی تقسیم کیلئے بھیجے جا رہے ہیں۔ آج نائب تحصیلدار صاحب کے ساتھ خدام کا پروگرام بنایا گیا۔ ان کا ایک حکم ماہر دیر چار خدام کو کالا خطائی اور پکھیالہ بھیجا گیا۔ ایک گروپ پہلے ہی بہچڑ میں کام کر رہا ہے۔

نارنگ کے تمام علاقہ میں خدام الاحمدیہ کے گروپ چوہدری محمد فضل داد صاحب کی قیادت میں امدادی کام سرانجام دے رہے ہیں۔